ادار یــــــہ:

مشترکہ ثقافتی میراث

رمضان المبارک اپنی جملہ الٰہی نعمتوں اور برکتوں کے ساتھ پھر آ گیا۔ تقویٰ و پرہیزگاری، انسان سازی اور ضیافت الٰہی کا یہ مہینہ جملہ فرزندان توحید کو مبارک ہو کیونکہ اس مہینے میں روزہ داری کے ذریعہ انسان حکم خداوندی کی پیروی کا فریضہ انجام دیتا ہے اور دوسری طرف خداوند عالم کے مہمان کے لئے افطار کی فراہمی کے ذریعہ میزبانی کا فرض ادا کرتا ہے اور دونوں کا مقصد خداوند عالم کی رضا وخوشنودی کا حصول ہے۔ درحقیقت روزہ اس عبادت کا نام ہے جو ظہور اسلام سے قبل رونما ہونے والی دیگر اقوام پر بھی فرض تھا۔ قرآن مجید نے نہایت واضح لفظوں میں اس حقیقت کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "یاایّھا الّذین امنوا کتب علیکم الصّیام ..... تتّقون" یعنی اے ایمان والو! روزہ رکھنا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم اس کی وجہ سے بہت سے گناہوں سے دور رہو۔

جی ہاں! رمضان المبارک ضیافت ومہمانی الٰہی کا مہینہ ہے جس میں تمام روزہ دار اپنے پروردگار کے مہمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ روزہ دار ایسے میزبان کی مہمانی کا شرف حاصل کرتا ہے جو خالق ومالک کون ومکاں ہے۔ یہ محض الٰہی میزبانی کا عطیہ نہیں تو اور کیا ہے کہ خداوند عالم اپنے مہمان کی ہر سانس کو تسبیح حق کا درجہ عطا کرتا ہے اور اس کی نیند کو بھی اپنی عبادت سے تعبیر کرتا ہے۔ اپنے مہمانوں کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عنایت کرتا ہے۔ اب اس سے زیادہ اہم بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ خداوند عالم یہ ارشاد فرمائے۔ " الصوم لی وانا اجری به"

واضح رہے کہ ہندوستان مختلف ادیان ومذاہب کی پیروی کرنے والے لوگوں کا ملک ہے اور اس ملک میں ہر مذہب ومکتب فکر کے لوگ امن وسکون اور صلح وسلامتی کی زندگی بسر کرنے کے لئے پوری طرح آزاد ہیں۔ اس ملک کے آئین میں ہر ہندوستانی کو اپنی خواہش کے مطابق زندگی

بسر کرنے اور اپنے پسندیدہ دین کی پیروی کرنے کی مکمل آزادی فراہم کی گئی ہے اور حکومت پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ مذہبی آزادی کی فضا کو برقرار رکھے اور لوگوں کو ان کے مذہبی امور کی بجاآوری میں ہر ممکن تعاون بھی کرے۔ مذہبی آزادی کا یہ سلسلہ نیا نہیں بلکہ صدیوں پرانا ہے اور ہندوستان نے ہر مکتب فکر کا بھرپور استقبال کیا ہے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ دینی رواداری اور مذہبی آزادی کا یہ عالم رہا ہے کہ اس سرزمین پر جنم لینے والے بودائی مذہب نے آج دنیا کے بہت بڑے علاقے کو اپنی آغوش میں لے رکھا ہے۔

تاریخی شواہد کے بموجب یہ بات بڑے وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اسلام اپنے توحیدی پیغام کے ساتھ دنیا کے جس علاقہ میں داخل ہوا پورا علاقہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ عربستان کے علاوہ مرکزی ایشیائی ممالک، ایران اور انڈونیشیا اس کی جیتی جاگتی مثال ہیں۔ درحقیقت اسلام کی اس ہمہ گیریت اور غیر معمولی مقبولیت کا راز اس کی توحید پرستی میں مضمر ہے کیونکہ ظہور اسلام سے قبل دنیا میں مختلف خداؤں کا تصور کارفرما تھا۔ عیسائیت نے تثلیث کے فروغ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تھا۔ ایسے توحید کش اور گھٹن کے ماحول میں پیغمبر عظیم الشان حضرت محمد مصطفیؐ نے ''قولوا لاالٰہ الا اللّٰہ وتفلحوا'' کی آواز بلند کی یہ ملکوتی آواز دھیرے دھیرے پورے عربستان اور اس کے بعد دنیا کے دیگر علاقوں پر چھاتی چلی گئی۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دور سے جس توحیدی مکتب فکر کی شروعات ہوئی تھی اور جس کی تبلیغ واشاعت کی راہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کے ذریعہ جمع کئے گئے آگ کے انبار کو گلستان میں تبدیل کردیا تھا وہ تحریف و انحرافات کے بھنور سے نکل کر دوبارہ منظر عام پر آگیا اور پیغمبر اکرمؐ اپنی دس سالہ تبلیغ کے نتیجے میں فتح مکہ کے بعد توحیدی ترانہ گنگناتے ہوئے شہر مکہ میں دوبارہ داخل ہوگئے۔

واضح رہے کہ اسلام اپنے ظہور کے ابتدائی مراحل کے دوران ہی ہندوستان میں داخل ہوگیا تھا لیکن اس ملک میں ادبی میراث کی موجودگی ہی نہیں بلکہ بکثرت موجودگی سے اس حقیقت کی نشاندہی ضرور ہوجاتی ہے کہ ہندوستان نے اسلام کا کھلی باہوں کے ساتھ بھرپور استقبال کیا اور ہندوستانی علماء ودانشوروں نے، جن میں غیر مسلم افراد بھی شامل ہیں، اسلامی موضوعات پر بے شمار کتابیں تصنیف کیں جو آج اس ملک کے کونے کونے میں عظیم اسلامی ادبی میراث کی حیثیت سے ذاتی اور سرکاری کتابخانوں میں محفوظ ہیں اور ان میں سے اکثر کتابوں کا فارسی زبان میں ہونا اس بات کی دلیل ہے

کہ فارسی زبان نے اسلامی ادب کے فروغ میں نمایاں اور ناقابل فراموش کردار ادا کیا ہے اور اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ اسلامی ادبی میراث ہندوستان اور ایران کی مشترکہ میراث کا درجہ رکھتی ہے جس کی حفاظت واشاعت دونوں ملکوں کے ثقافتی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران،اسی ذمہ داری کو نگاہ میں رکھتے ہوئے راہ اسلام کے موجودہ شمارہ کو اسلامی ادبی میراث کے خصوصی شمارہ کی حیثیت سے پیش کررہا ہے امید کہ ہماری یہ کوشش قارئین کو پسند آئے گی۔